

(جیل کے علاوہ) پندرہ سال گزار دیئے جبکہ برصغیر کو آزاد کرانے میں ان کا ہر اول دستے میں نام تھا اور اسی برصغیر کی آزادی کے بعد ایشیا کے اکثر ممالک آزاد ہوئے۔ ملک کو آزاد کرنے کی جدوجہد میں ان کا مقدر جیل یا ریل تھا! اور جو لوگ اس وقت انگریز کے منظور نظر اور خطاب یافتہ تھے وہ پاکستان کے بعد بھی پیرانہ قسمہ پا کی طرح قوم پر سوار ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں امیر شریعت نے جس مکان میں جان جاں آفرین کے سپرد کی تھی ۳۳ سال دواہ بعد اسی مکان میں ان کے جانشین نے اپنے والد کی راہ لی۔ امیر شریعت نے دیگر "داعیان اسلام" کی طرح اپنی اولاد کے لئے دنیوی تعلیم اور زخارف دنیا کو پسند نہیں کیا بلکہ ان کے لئے وہی طرز پسند کیا جس کو خود ساری عمر اختیار کئے رکھا اور ان کو سادگی، قناعت، کفایت شعاری لیکن فقر غیور، خودداری، جرات و شجاعت اور دینی اعمال پر پھوڑا۔ بیٹیوں کے علاوہ چار بیٹے حضرت مولانا سید عطاء السنعم (جو جدا ہو گئے) مولانا سید عطاء الحسن، مولانا سید عطاء المومن اور مولانا سید عطاء العصیم سلمہ اللہ تعالیٰ جرات و شجاعت اور شغل و صورت میں "الولد سرلابیہ" کے مصداق ہیں اور اپنے گرامی قدر والد کی جماعت مجلس احرار اسلام کا پرچم تھامے ہوئے اعلاء کلمۃ الحق اور تحفظ ختم نبوت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اولاد و برادران سلمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے عظیم والد کے مشن و موقف پر مستقیم رہنے کی توفیق رفیق فرمائے (آمین) حافظ عبدالرشید ارشد (ماہنامہ الرشید لاہور نومبر ۹۵ء ص ۷ تا ۱۱)



اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ (ماہنامہ شمس الاسلام، بمبیرہ)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند ارجمند مولانا سید ابو معاویہ عطاء السنعم بخاری جو طویل علالت کے بعد ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو دار فانی سے عالم جاوداں میں چلے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ جناب مولانا صاحبزادہ ابرار احمد صاحب بگویی امیر مجلس حزب الانصار بمبیرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا مرحوم نے ساری زندگی قرآن و سنت کی خدمت کرتے۔ مرزائیت اور دیگر مذاہب کا باطلہ کا مقابلہ کرتے ہوئے بسر کی۔ آپ کی زندگی کا خصوصی مشن صحابہ کرام کا دفاع اور (خصوصاً) سیدنا امیر معاویہ اور بنو امیہ کی اسلامی خدمات کو اجاگر کرنا تھا۔ بنو امیہ دشمنی پر مبنی پروپیگنڈہ کا توڑ کرنا آپ کی تقریروں اور تحریروں میں نمایاں ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہر مشکل کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ مولانا کے انتقال سے علمی دنیا میں ایک بہت بڑا غلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب الکرم آپ کے درجات کو بلند فرمائے (آمین) اراکین ادارہ سوگوار خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

مولانا مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم عزیزینہ بگوییہ جامع مسجد بمبیرہ میں قرآن خوانی ہوئی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی (ادارہ)

مولانا سید ابوزر بخاری

(ماہنامہ البلاغ، کراچی)

مؤرخہ ۲۴ اکتوبر بروز منگل کو مولانا سید ابوزر بخاریؒ طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے فرزند ارجمند تھے، اور ان کی سوچ، اندازِ نگاہ اور خطابت میں اپنے والد ماجد کی بڑی دلکش جھلک موجود تھی۔ انہوں نے خیر المدارس ملتان میں درس نظامی کی تکمیل کی، اور اس طرح حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کے علوم سے بھی استفادہ کیا۔ وہ بلا کے ذہین، حاضر جواب، اور وسیع المطالعہ عالم تھے، خطابت میں فصاحت و بلاغت انہوں نے اپنے والد سے میراث میں پائی تھی، اور اندازِ زندگی بھی اپنے والد کی طرح درویشانہ تھا۔ سنا گیا ہے کہ قرآن کریم کے آٹھ آٹھ پارے روزانہ تلاوت کرنے کا معمول تھا۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت تھی۔ اپنے والد ماجد کی طرح انہوں نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں، نیز صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ناموس کا تحفظ اور ان اساطینِ است کے خلاف دریدہ دھنی کرنے والوں کی تردید ان کی زندگی کا خاص مشن تھا، اور اپنی جدوجہد میں انہوں نے بہت سی صعوبتیں جھیلیں، قید و بند کے مراحل سے بھی گزرے، لیکن کوئی انہیں اپنے موقف سے متزلزل نہ کر سکا۔

مولانا مرحوم کا جب بھی کراچی آنا ہوا تو عموماً دارالعلوم میں تشریف لا کر خاصا وقت برابر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی مدظلہم اور اس ناکارہ کے ساتھ ملاقات میں صرف کرتے۔ اپنے والد کی طرح وہ ایک بارغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ اور جب کبھی وہ تشریف لاتے ان کی شگفتہ مغل حاضرین کو نہال کر دیتی، انہوں نے قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مسلمانوں کی ایک بستی آباد کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا، اور ایک مسجد بھی تعمیر کی، جہاں وہ وقتاً فوقتاً جلتے بھی منعقد کیا کرتے تھے، کئی بار اس ناکارہ کو انہیں نے ربوہ کی دعوت دی تو میں اپنی گونا گوں مصروفیات کی وجہ سے پورا نہ کر سکا۔ احقر بھی جب ملتان حاضر ہوتا تو ان سے ملاقات کی کوشش کرتا۔ اب وہ کافی عرصے سے فلج کے حملے نہیں مبتلا تھے، اور آخر میں زبان بھی بند ہو گئی تھی۔ اور بالاخر ۲۴ اکتوبر کو ان کی آخری منزل آ پہنچی۔ اور وہ دنیا کی اس جدوجہد کو خیر باد کہہ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ مجھے مولانا کی وفات کا علم ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ بعد ہوا اور اچانک ایک رسالے میں یہ خبر پڑھ کر دل کو ایک دھچکہ سا لگا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائیں۔ اور ان کو جوارِ رحمت میں درجاتِ عالیہ سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

(مولانا جسٹس محمد تقی عثمانیؒ) (البلاغ جنوری ۱۹۹۶ء ص ۵۵)



سید ابوزر بخاریؒ بھی انتقال فرما گئے

(ماہنامہ تعلیم الاسلام، ماموں کائن)

حضرت امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے فرزند ارجمند حافظ سید عطاء اللہ